

4 مالیاتی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران مالیاتی اظہاریوں میں بہتری آئی۔ اس عرصے میں بنیادی زرِ فاضل م س 21ء کے دوران مطلق زمروں میں مجموعی بدم سے بلند رہا، جو جی ڈی پی کے لحاظ سے 17 سال کی بلند ترین سطح ہے، جبکہ مالیاتی خسارہ گذشتہ برس کی نسبت پست رہا۔ یہ بہتری غیر سودی مصارف میں کمی اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیکس وصولی میں نمایاں اضافہ دونوں کے سبب آئی، غیر ترجیحی مصارف میں کمی سے بھی سماجی تحفظ کے اقدامات کی گنجائش بڑھ گئی۔ تاہم سودی ادائیگیوں کے مسلسل دباؤ نے دیگر اخراجات بشمول ترقیاتی اخراجات کی گنجائش محدود کر دی۔ خسارے کی مالکاری میں کمی سرکاری قرضوں کے مجتمع ہونے کی رفتار دھیمی کرنے پر منتج ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں اضافے نے بھی روپوں میں بیرونی قرضے کم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ قرضے کے ذخیرے میں مجموعی اضافہ ملکی ذرائع سے ہوا، جس میں بڑا حصہ طویل مدتی تمسکات کا ہے۔

فیصد نمو کو زائل کر دیا۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ایف بی آر ٹیکسوں میں وسیع البنیاد اضافہ معاشی سرگرمیوں میں مسلسل توسیع، ٹیکس انتظامیہ کو بہتر بنانے کے لیے ایف بی آر کی کوششوں اور چند زمروں کی قیمتوں میں اضافے کے اثر کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کو رونا وائرس کی عالمی وبا کے آغاز سے منسوب پست اساس کی مرہون منت رہا۔

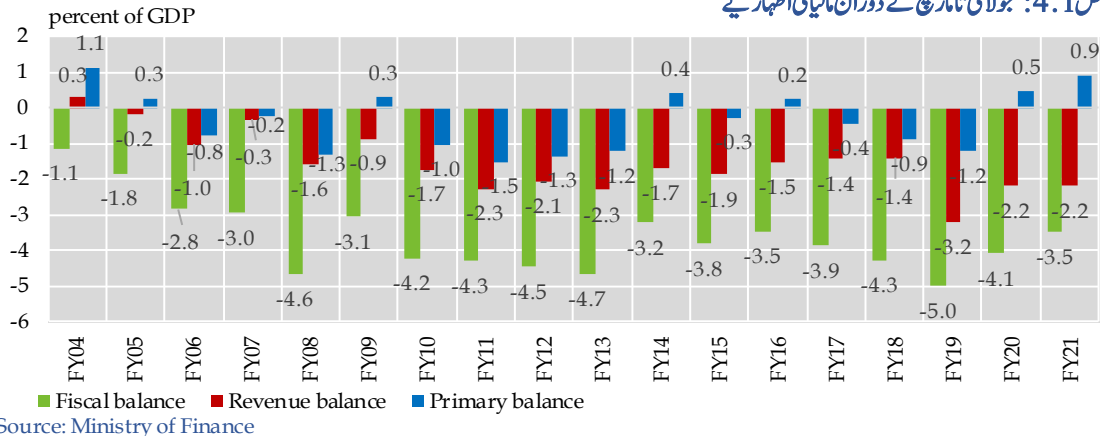
جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں غیر سودی اخراجات جاریہ دھیمے ہونے، بشمول سول حکومت اور دفاعی معاملات کے لیے، سے حکومت کو سماجی تحفظ کے اقدامات کے لیے مسلسل اخراجات کا موقع ملا۔ ضمنی گرانٹس اور کفایت شعاری کے ذریعے غیر ترجیحی اخراجات محدود کرنے سے سول حکومت کے اخراجات میں کمی آئی۔

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 3.5 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 4.1 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ حکومت نے ٹیکس کی انتظامی کوششوں میں مضبوطی اور غیر ترجیحی اخراجات میں کمی لاکر دانشمندانہ پالیسی موقف اختیار کیا۔ صوبے بھی مالیاتی یکجائی کے عزم پر کار بند رہے اور جولائی تا مارچ م س 21ء میں جی ڈی پی کا 0.9 فیصد صوبائی زرِ فاضل 0.5 فیصد کے سالانہ ہدف سے تجاوز کر گیا۔¹

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.1 فیصد رہا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.7 فیصد تھا۔ ایف بی آر ٹیکسوں میں 24.6 فیصد کا اضافہ اس بہتری میں معاون ثابت ہوا، جس نے اس سہ ماہی میں اخراجات کی 0.3

شکل 4.1: جولائی تا مارچ کے دوران مالیاتی اظہاریے



¹ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں صوبائی زرِ فاضل لگ بھگ گذشتہ برس کی سطح (جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں جی ڈی پی کا 0.9 فیصد) پر رہے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 4.1: یکجا مالیاتی اظہار

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

سہ	سال پیمانی		جولائی تا مارچ 20ء	جولائی تا مارچ 21ء	جولائی تا مارچ 20ء	جولائی تا مارچ 21ء	
	م 20ء	م 21ء					
	1641.4	1457.9	6.5	30.9	4,992.6	4,689.9	1- مجموعی محصولات (الف+ب) (الف) ٹیکس محصولات
	1309.1	1057.7	11.9	12.5	3,765.0	3,365.5	وفاقی
	1184.8	950.9	11.5	12.6	3,394.9	3,044.3	صوبائی
	124.3	106.8	15.2	11.6	370.1	321.2	(ب) ٹیکس محصولات
	332.3	400.3	-7.3	123.9	1,227.6	1,324.4	وفاقی
	297.4	380.6	-8.0	136.6	1,145.4	1,244.8	صوبائی
	34.9	19.7	3.2	21.9	82.2	79.6	
	2155.5	2149.4	4.2	15.8	6,644.6	6,376.1	2- کل اخراجات (الف+ب+ج) (الف) موجودہ اخراجات
	2056.1	1890.2	8.4	16.9	6,085.4	5,611.6	جس میں: مارک اپ ادائیگیاں
	628.7	598.5	11.9	28.8	2,103.9	1,879.7	دفع
	297.4	272.9	-2.3	3.6	784.0	802.4	نان مارک اپ اخراجات
	1526.8	1550.9	1.0	11.1	4,540.7	4,496.4	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
	265.1	308.1	-7.5	14.2	722.9	781.4	(ج) شریاتی فرق
	-165.7	-48.9	--	--	-163.8	-16.9	
	-514.1	-691.5	-2.0	-12.3	-1,652.0	-1,686.2	3- مجموعی بجٹ توازن جی ڈی پی کا فیصد
	-1.1	-1.7			-3.5	-4.1	
	114.6	-93.0	133.5	-141.8	451.8	193.5	4- بنیادی توازن جی ڈی پی کا فیصد
	0.3	-0.2			0.9	0.5	
	-414.7	-432.2	18.6	-24.1	-1092.9	-921.7	5- محصول میں توازن جی ڈی پی کا فیصد
	-0.9	-1.0			-2.4	-2.2	
	514.1	691.5	-2.0	-12.3	1,652.0	1,686.2	6- مالکاری (الف+ب) (الف) بیرونی (خالص)
	107.7	168.8	-17.6	30.1	562.2	682.4	(ب) ملکی (خالص)
	406.4	522.7	8.6	-28.2	1,089.9	1,003.8	نان بینک
	159.9	-37.4	-27.3	-34.1	292.1	402.0	بینک
	246.5	560.1	32.6	-23.6	797.8	601.8	

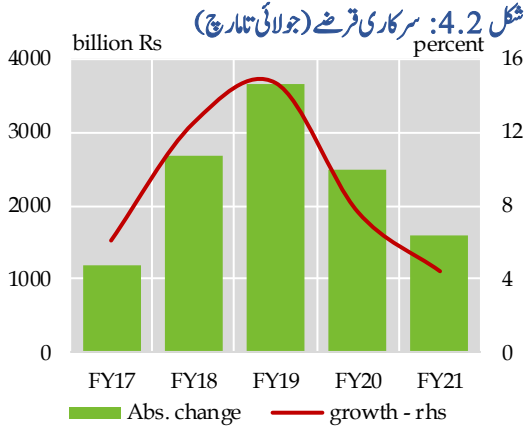
ماخذ: وزارت خزانہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بنیادی توازن (محاصل اور غیر سودی اخراجات کے درمیان فرق) 452 ارب روپے فاضل درج کیا گیا، جو جی ڈی پی کا 0.9 فیصد ہے، جو 0.5 فیصد کے سالانہ ہدف سے متجاوز ہے بلکہ مالی سال 04ء کے بعد یہ شرح بلند ترین بھی ہے (جدول 4.1)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی محاصل غیر سودی اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے کافی تھے، جس میں جزو آئندہ پر سودی ادائیگیاں بھی شامل ہیں۔²

² مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں بنیادی توازن بدستور فاضل اور جی ڈی پی کا 0.2 فیصد (مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 0.2 فیصد کے خسارے کی نسبت) رہا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ہے، کیونکہ متعلقہ محکمے نئے قواعد کار رفتہ رفتہ اپنارہے ہیں۔ یہ عمل خصوصی مہارتوں کے حامل نئے افراد کی بھرتیوں پر بھی منتج ہو سکتا ہے، تاکہ مختلف ترقیاتی اخراجات کیے جاسکیں۔



Source: State Bank of Pakistan

مالیاتی خسارے کی مالکاری کا زیادہ جھکاؤ ملکی کمرشل بینکوں کی جانب رہا، جبکہ اس عرصے میں نان بینک اور بیرونی ذرائع سے رقوم کی آمد سست روی کا شکار ہوئی

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں مالیاتی اور بنیادی توازن میں بہتری کے علاوہ محاصل کا توازن، جو مجموعی محاصل اور اخراجات جاریہ کے درمیان فرق ظاہر کرتا ہے، گذشتہ برس سطح پر ہی رہا، جو ترقیاتی اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش پر دباؤ کا عکاس ہے (شکل 4.1)۔³ اگرچہ غیر سودی اخراجات جاریہ قابو میں رہے، تاہم اس تناسب کو ابتر کرنے میں بنیادی کردار سودی ادائیگیوں میں بڑے اضافے کا ہے۔ علی الخصوص، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں سودی ادائیگیوں میں 11.9 فیصد اضافہ درج کیا گیا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 28.8 فیصد تھا۔ اس کمی کے باوجود ایف بی آر کے ٹیکسوں میں سے قرضوں کی ادائیگی کی شرح گذشتہ برس کے 61.4 فیصد کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 62.0 فیصد تک جا پہنچی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 11.1 فیصد کمی آئی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 14.6 فیصد بڑھے تھے۔ بجٹ کی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ کووڈ کی وجہ سے سرکاری مالی انتظام (پی ایف ایم) کے قواعد 2019ء پر عملدرآمد تعطل شکار ہوا، جس میں ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کا زیادہ بار متعلقہ وزارتوں پر ڈالا گیا ہے، اس وجہ سے بھی ترقیاتی اخراجات میں جزواً کمی آئی۔ سرکاری مالی انتظام کی اصلاحات کے مطلوبہ نتائج ملنے میں کچھ وقت لگ سکتا

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں

ارب روپے، نمو فیصد میں

عموماً تسلسل	جولائی تا مارچ		جولائی تا مارچ		جولائی تا مارچ		جولائی تا مارچ		معمولہ ٹیکس
	3 سہ	3 سہ	3 سہ	3 سہ	3 سہ	3 سہ	3 سہ	3 سہ	
	21 م	21 م	21 م	21 م	20 م	21 م	20 م	21 م	20 م
بلو اسٹھ ٹیکس	5.2	3.4	14.8	9.1	14.5	415	362	1,246	1,142
بلو اسٹھ	19.9	7.6	30.7	12.1	12.3	770	589	2,149	1,917
کسٹم ڈیوٹی	6.7	2.0	39.2	12.5	-5.2	203	146	541	481
بیلر ٹیکس	12.5	5.4	29.8	13.3	19.3	498	384	1,416	1,250
درآمدات	8.0	3.8	31.6	17.1	15.3	301	229	791	675
ملکی	4.5	1.6	27.1	8.7	24.4	197	155	625	575
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	0.9	0.2	15.6	3.2	22.7	69	60	192	186
مجموعی ٹیکس	24.6	10.9	24.6	10.9	13.2	1,185	951	3,395	3,060

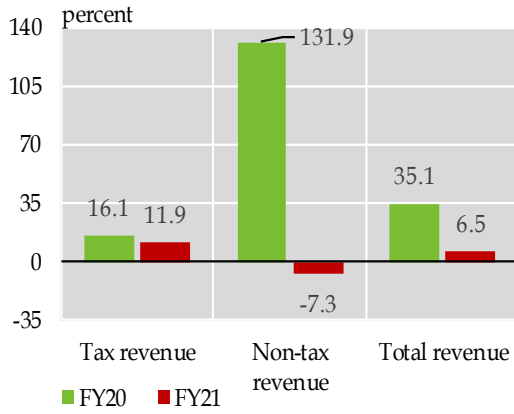
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

³ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں محاصل کا توازن تھوڑا سا بہتر ہو کر 0.9 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ برس 1.0 فیصد تھا۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

اضافے سے اس نمو کی مکمل وضاحت ہوتی ہے، جبکہ اس عرصے میں نان ٹیکس حاصل میں 7.3 فیصد کمی آئی (شکل 4.3)۔

شکل 4.3: جولائی تا مارچ کے دوران مجموعی حاصل کی نمو

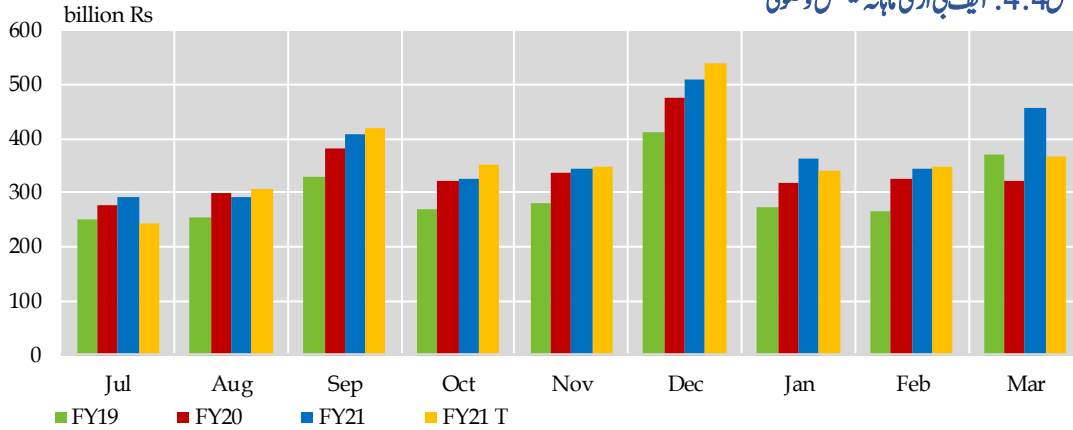


Source: Ministry of Finance

(جدول 4.1)۔ مالیاتی اور اخراجات جاریہ کے خسارے پر قابو پانے اور اس کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں اضافے سے ہونے والے باز قدریہائی کے فوائد کی وجہ سے جولائی تا مارچ م س 21ء میں سرکاری قرضوں کے مجتمع ہونے کی رفتار میں کمی آئی (شکل 4.2)۔ سرکاری قرضوں میں تمام تر اضافہ ملکی قرضوں کی وجہ سے ہوا، جبکہ بیرونی قرضے میں تھوڑی سی کمی آئی (روپے میں)۔ وسط مدتی قرض حکمت عملی کے تحت انتظام قرض کی اصلاحات پر مستقل توجہ دینے کے سبب جولائی تا مارچ م س 21ء میں ملکی قرضوں میں 81.6 فیصد اضافہ طویل مدتی آلات کے باعث ہوا۔

قرضوں کی ادائیگی سے مالیاتی وسائل پر جو دباؤ پڑا، اس کی وجہ سے سرکاری سرمایہ کاری کی سکت کم ہو گئی جو ملک کی معاشی ترقی کے امکانات کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اس ضمن میں، ٹیکسوں کی اساس میں توسیع، اخراجات کے محتاط انتظام، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پبلیک ایوز) میں ساختی اصلاحات، توانائی کے شعبے میں اصلاحات اور زراعت کے اہداف میں بہتری جیسی جاری اصلاحات کے تسلسل سے وسط مدت میں مالیاتی اکاؤنٹ میں پائیدار بہتری آنے کی توقع ہے۔

شکل 4.4: ایف بی آر کی ماہانہ ٹیکس وصولی



Source: Federal Board of Revenue

ایف بی آر کی وصولیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں بہتری، بلند درآمدات، ایف بی آر ٹیکس کی انتظامی کوششیں، گذشتہ برس کی پست اساس اور چند زمروں میں مہنگائی کے دباؤ کے باعث ٹیکس وصولیوں میں 10.9 فیصد کا معقول اضافہ ہوا، جو

4.2 حاصل

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں مجموعی حاصل میں 6.5 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 35.1 فیصد بڑھی تھی۔ ٹیکس حاصل میں 11.9 فیصد

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مارچ 21ء میں 41.9 فیصد سال بسال اضافے سے جولائی تا مارچ م س 21ء کے دوران مجموعی وصولیاں 10.9 فیصد اضافے تک جا پہنچی۔

کورونائرس کی تیسری لہر کے پیش نظر مارچ 21ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف 4.9 ٹریلین روپے سے کم کر کے 4.7 ٹریلین روپے کر دیا تھا۔⁸ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں ایف بی آر ٹیکس وصولی نظر ثانی شدہ ہدف سے 100 ارب روپے متجاوز ہو گئی (شکل 4.4)۔

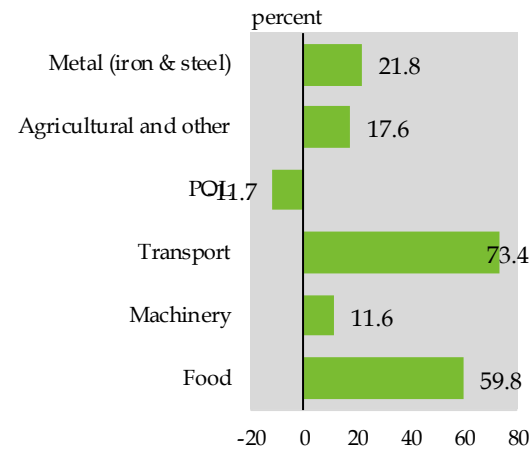
جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بالواسطہ ٹیکسوں میں وسیع بنیاد اضافہ درج کیا گیا

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں اضافے کا نصف حصہ درآمدات سے متعلق ٹیکسوں یعنی درآمدات پر جی ایس ٹی اور کسٹم ڈیوٹی پر مشتمل تھا۔ ٹیرف میں کمی کے اقدامات اور تیل کی عالمی قیمت گھٹنے کے باوجود یہ اضافہ ہوا، جو معاشی سرگرمیوں کی بحالی کا عکاس ہے، یہ امر مختلف سرمایہ جاتی اور صارفین ایشیا اور خام مال کی بلند درآمدات پر منتج ہوا (شکل 4.5)۔ بالخصوص، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء لوہے اور فولاد، گاڑیوں، غذائی ایشیا اور مشینری کی وصولیوں میں سال بسال بڑا اضافہ دیکھا گیا، جبکہ درآمدی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی وصولیاں گھٹ گئی تھیں (جدول 4.3)۔⁹

ملک میں فروخت پر جزل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی وصولیوں میں بھی مناسب اضافہ ہوا۔ اس میں سب سے نمایاں بچگی سے ہونے والی وصولیاں ہیں، جس سے بچگی کے زرخوں اور فروخت دونوں میں اضافہ ہوا (جدول 4.4)۔¹⁰ اسی طرح چینی کی

گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 13.1 فیصد تھا (جدول 4.2)۔^{5،4} یہ امر اہمیت کا حامل ہے کہ ٹیکس وصولیوں میں یہ اضافہ ٹیکس ریفرنڈز کی بلند ادائیگیوں اور اس عرصے میں ٹیکس کی شرحوں میں کوئی بڑا اضافہ نہ ہونے کے باوجود ہوا۔^{7،6}

شکل 4.5: جولائی تا مارچ م س 21ء میں درآمدی مالیت کی نمو (بلحاظ شعبہ)



Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 26.4 فیصد کا بڑا سال بسال اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 6.5 فیصد تھا۔ یہ اضافہ مارچ 2020ء کے دوران مارچ کے مہینے میں کورونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن نفاذ کے باعث گذشتہ برس کی پست اساس کے اثرات کا عکاس ہے۔ بالخصوص جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں 5.1 فیصد کا اضافہ ہوا۔ تاہم،

⁴ گذشتہ برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں چینی کی قیمتوں میں 23.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ اس عرصے میں بچگی کی قیمتوں میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا۔

⁵ یہ اعداد و شمار شکل 4.3 میں فراہم کردہ ہندسے سے میل نہیں کھاتا، کیونکہ شکل 4.3 وزارت خزانہ کے فراہم کردہ ٹیکس حاصل کے اعداد و شمار کا عکاس ہے۔

⁶ ماسوائے مشروبات کے جن کے لیے م س 21ء میں فیڈریل ایکسائز ڈیوٹی کی شرحیں بڑھادی گئیں۔

⁷ جولائی سے مارچ مالی سال 21ء میں ایف بی آر نے 235.5 ارب روپے کے بڑے ریفرنڈز جاری کیے، جو گذشتہ برس 130.9 ارب روپے تھے۔ یہ امر ٹی خود کار سیلز ٹیکس ای ریفرنڈز (فاخر) نامی آئی ٹی ماڈیول، جسے م س 20ء میں متعارف کرایا گیا، متعارف کرانے کے باعث وقوع پذیر ہوا۔ م س 21ء کے شروع میں تکنیکی مسائل حل کرنے کے بعد اس نظام کو مزید بہتر بنایا گیا۔

⁸ آئی ایم ایف ملکی رپورٹ (2021ء) ”توسیحی فیڈ سہولت کے تحت توسیح شدہ ہندوستان اور رسائی کی تشکیل نو کی درخواست کے مطابق دوم، سوم، چہارم، اور پنجم جائزہ رپورٹیں۔ پریس ریلیز؛ اسٹاف رپورٹ؛ اسٹاف ضمیمہ، اور پاکستان کے لیے متعین ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا بیان“۔

⁹ گذشتہ برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں خام تیل کی فی بی آر قیمت میں 17.6 فیصد کمی آئی۔

¹⁰ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بچگی کی پیداوار میں 4.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.0 فیصد بڑھی تھی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 4.3: جولائی تا مارچ درآمدات سے متعلق ٹیکس

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

موسم 20ء	موسم 21ء	موسم	موسم کا تسلسل
675.4	791.2	17.1	سیلز ٹیکس
192.2	175.3	-8.8	پیٹرولیم مصنوعات
63.4	85.6	35	لوہا اور فولاد
33.1	53.3	61.2	گاڑیاں
39.2	52.3	33.6	خوردنی تیل
42.8	51.4	20.1	پلاسٹک
47.2	54.4	15.3	مشینری
39.4	40.6	3.1	سی کی کنڈکٹرز آلات
481.5	541	12.4	سکیم ڈیوٹی
43.6	70.7	62.1	گاڑیاں
68.1	63.1	-7.4	پیٹرولیم مصنوعات
35.1	42.4	20.7	لوہا اور فولاد
24.7	30.1	22.1	مشینری
23.3	25	7.4	خوردنی تیل
44.7	46.2	3.4	سی کی کنڈکٹرز ڈیوائسز

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

جدول 4.4: مارچ تا جولائی کے دوران سیلز ٹیکس (ملکی)

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

موسم 20ء	موسم 21ء	موسم	موسم کا تسلسل
78.6	105.7	34.5	برقی توانائی
211.8	228.2	7.8	پیٹرولیم مصنوعات
26.8	43.8	63.2	چینی
16.0	26.5	65.7	سینٹ
24.5	34.1	39.1	سوتی دھاگہ
3.0	12.1	305.2	کاریں
14.3	23.1	61.9	مشروبات
13.9	18.2	30.8	سگریٹ
6.2	7.8	26.0	لوہا اور فولاد
9.0	9.8	9.5	ٹیکسٹائل
230.8	271.5	17.6	دوسرے
634.8	780.8	23.0	مجموعی
578.8	624.6	7.9	خالص

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

وڈ ہولڈنگ ٹیکس اور عندالطلب وصولیوں سے بلاواسطہ ٹیکس بڑھانے میں مدد ملی

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں میں 9.1 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 15.0 فیصد تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اس اضافے میں اس زمرے کی تینوں ذیلی مدت یعنی وڈ ہولڈنگ ٹیکس، رضا کارانہ ادائیگیاں اور عندالطلب وصولیوں سب سے اپنا حصہ ڈالا (جدول 4.5)۔

وڈ ہولڈنگ ٹیکس میں بنیادی اضافہ ٹھیکوں کی ذیلی مدت، بینکوں کے سود و تمسکات اور ٹیلی کام خدمات کے باعث ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے، چھت ڈپازٹس بڑھنے،¹² ٹیلی کام خدمات (کووڈ

ملکی قیمتیں بڑھنے سے چینی سے ہونے والی وصولیاں بھی بڑھیں، جبکہ جولائی تا مارچ 21ء میں گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں بحالی نے بھی مجموعی وصولیوں میں مثبت کردار ادا کیا۔ مزید برآں، غیر قانونی طور پر درآمد شدہ سگریٹ کے خلاف شدید کریک ڈاؤن کے باعث مقامی مارکیٹوں میں ان برانڈز کی سگریٹ اور مہنگی ہو گئی۔ نتیجتاً، ان مصنوعات کے مقامی متبادل کی صرف میں اضافہ ہوا، جس سے ملکی سطح پر سگریٹ کی فروخت سے ہونے والی وصولیاں بلند ہو گئیں۔¹¹

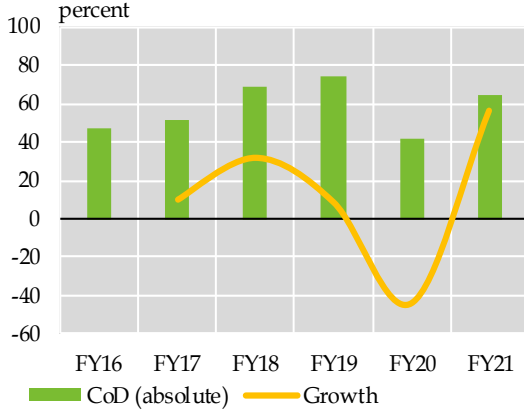
زیر جائزہ مدت کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں تھوڑا سا اضافہ ہوا، جس میں بڑا حصہ سگریٹ اور مشروبات کا تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، ایف بی آر کی انسداد اسمگلنگ مہم کے باعث طلب مقامی برانڈز کی جانب منتقل ہونے سے سگریٹ سے ہونے والی وصولیاں بڑھی تھیں۔

¹¹ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اسے سگریٹ کی پیداوار میں 17.8 فیصد اضافے سے دیکھا جاسکتا ہے، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 31.5 فیصد کم ہوئی تھی۔

¹² جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بچتوں کے ڈپازٹس میں لگ بھگ 14 فیصد اضافہ ہوا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

شکل 4.6: جولائی تا مارچ پچھلے پانچ برسوں میں عندا طلب وصولیوں



Source: Federal Board of Revenue

ہے اور اسے افراد کو فراہم کرتا ہے۔ تھر ڈیپارٹمنٹ ڈیٹا ذرائع سے ایف بی آر کو بڑی آمدنی والے افراد (اور ڈیمانڈ نوٹس کے اجراء میں) کے واجب الادا ٹیکسوں کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔¹⁴

اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کی پست نفع آوری کے باعث وفاقی نان ٹیکس محاصل

اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کی پست نفع آوری کے باعث وفاقی نان ٹیکس محاصل میں گذشتہ برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کمی آئی (جدول 4.6)۔ درحقیقت زیر جائزہ مدت میں صرف ان دو مدتوں میں کمی سے مجموعی نان ٹیکس محاصل میں 231.2 ارب روپے کی کمی آئی۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) کی وصولیوں میں 170.9 ارب روپے کے اضافے سے اس کے اثرات جزواً ازالہ ہو گئے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اسٹیٹ بینک کی منافع کی حکومت کو منتقلی میں 21.7 فیصد سال بسال کمی آئی۔ یہ امر بنیادی طور پر پست شرح سود کے اثرات اور

19 کے باعث درجہ اول اجلاسوں اور آن لائن تعلیمی سرگرمیوں وغیرہ) میں اضافہ ہونے سے ود ہولڈنگ ٹیکس کی نمو میں مدد ملی۔

جدول 4.5: جولائی تا مارچ کے دوران بلا واسطہ ٹیکس

ارب روپے، نمونہ میں

عمو کا تسلسل	عمو	م 21ء	م 20ء	عند الطلب
رضاکارانہ ادائیگیاں	2.8	9.7	356.3	324.7
دوہولڈنگ ٹیکس	4.3	6.0	876.5	827.2
درآمدات	0.2	1.5	157.3	155.0
تنخواہیں	1.4	17.2	105.1	89.7
منافع منقسمہ	0.2	6.5	41.0	38.5
بینکوں کا سود اور تسکات	0.4	4.9	105.7	100.8
ٹیکس	0.6	3.7	180.3	173.9
برآمدات	0.1	2.1	30.3	29.7
نقد رقم نکالنا	-0.1	-8.6	11.5	12.6
بجلی کے بل	0.1	1.8	36.4	35.8
ٹیلی فون	0.5	13.6	46.9	41.3
دیگر دوہولڈنگ ٹیکس	1.0	7.9	161.9	150.0
خالص بلا واسطہ ٹیکس	9.1	9.1	1,246.4	1,142.3

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریویو

دریں اثناء، گذشتہ برس کی نسبت اس عرصے میں عندا طلب وصولیوں میں خاصا اضافہ ہوا (شکل 4.6)۔ اس بہتری کو ایف بی آر کی انتظامی کوششوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے جن میں: بھاری آمدنی والے کارپوریٹ اور کثیرملکی اداروں کا ہدفی آڈٹ، اور ممکنہ ٹیکس گزاروں کو بلند طلبی کے نوٹس کا اجراء شامل ہیں۔¹³ ایف بی آر نے ٹیکس نظام میں سہولت کے لیے ملتان اور اسلام آباد میں بھی دو دفاتر بڑے ٹیکس گزاروں کی معاونت کے لیے وقف کر دیے ہیں۔ مزید برآں، ایف بی آر نے 'معلومات ٹیکس رے' کا آغاز بھی کر دیا، جس میں یہ انفرادی شخصیات کے اثاثوں اور تھر ڈیپارٹمنٹ ڈیٹا کے ذریعے (جیسے بینک) سے ود ہولڈنگ کی کٹیوتوں کی معلومات اکٹھا کرتا

¹³ ماخذ: Monthly Economic Update & Outlook April 2021

اس لنک پر دستیاب ہے: www.finance.gov.pk/economic/economic_update_april_2021.pdf

¹⁴ <https://fbr.gov.pk/pr/pakistan-banks-association-and-fbr-agrees-to/152491> (dated: September 24, 2020)

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 4.6: مارچ تا جولائی کے دوران وفاقی نان ٹیکس ریونیو

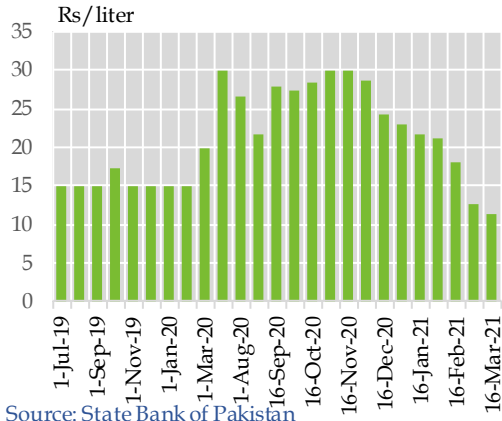
ارب روپے، فیصد

عمو	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
مارک اپ	70.0	53.2	387.3	-24.0
منافع منقصر	26.6	19.6	-17.4	-26.3
پی ٹی اے کا نفع	113.2	20.0	599.4	-82.3
اسٹیٹ بینک کا نفع	635.5	497.5	359.8	-21.7
پاسپورٹ فیس	16.3	10.2	0.0	-37.2
تیل اور گیس پرائیویزیشن	65.6	53.3	6.2	-18.7
پیٹرولیم لیوی	198.3	369.2	40.3	86.2
جی آئی ڈی سی	6.2	15.4	-64.7	147.4
این جی ڈی ایس	7.9	17.2	64.7	117.8
دیگر	60.2	55.6	27.5	-7.7
مجموعہ	1,262.7	1,165.6	134.4	-7.7

ماخذ: وزارت خزانہ

کے صرف میں 14.3 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔¹⁶ گذشتہ برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بلند شرحوں اور صرف کے سبب پی ڈی ایل کی وصولیوں میں 86.2 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ تاہم، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں حکومت نے تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے پی ڈی ایل کی شرحیں کم کر دیں، جس کی وجہ سے پی ڈی ایل کی وصولیوں میں سال کی گذشتہ سہ ماہیوں کی نسبت سست روی آگئی۔

شکل 4.7: جولائی تا مارچ میں پیٹرول پر پیٹرولیم ڈولپمنٹ لیوی کی شرحیں



Source: State Bank of Pakistan

4.3 وفاقی اخراجات¹⁷

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں وفاقی مصارف میں 4.9 فیصد نمو ہوئی جو جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 21.0 فیصد تھی۔ اس میں بڑا حصہ ملکی مارک اپ اور اینٹیگن اور گرانٹس اور زراعت کی نمو کا ہے، جس کے توسط سے کووڈ سے متعلق اخراجات اور سماجی مصارف کو احساس پروگرام کے ذریعے پورا کیا گیا۔ تاہم، غیر سودی اخراجات (بشمول کار سہکار، پینشن، دفاع اور وفاقی ترقیاتی اخراجات) میں 0.4 فیصد کمی آئی جو گذشتہ برس کے اس عرصے میں 15.8 فیصد بڑھے تھے۔ بالخصوص، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھنے کے بعد کار سہکار کے اخراجات میں گذشتہ دو سہ ماہیوں کے دوران مسلسل سال بسال کمی آئی۔

اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرضوں میں کمی کا عکاس ہے۔¹⁵ پی ٹی اے کے منافع میں کمی کی وجہ سے گذشتہ برس جی ایس ایم لائسنسوں کی تجدید کی یکبارگی ادائیگیوں کے اثرات ہیں۔ یاد رہے کہ گذشتہ برس ٹیلی کام کمپنیوں نے لائسنس کی نصف تجدیدی فیس ادا کی تھی، جبکہ بقیہ رقم قسطوں میں آئندہ پانچ برسوں میں ادا کرنا تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اس مد میں پی ٹی اے نے حکومت کو گذشتہ برس کے 113 ارب روپے کی نسبت 20 ارب روپے منتقل کیے۔

گذشتہ برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پیٹرولیم ڈولپمنٹ لیوی میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ گذشتہ برس کی نسبت حکومت نے جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں پیٹرول اور ڈیزل پر پی ڈی ایل کی شرح بڑھادی تھی، جو جولائی اور نومبر 2020ء میں 30 روپے فی لیٹر کی تاریخی بلند سطح تک جا پہنچی تھی (شکل 4.7)۔ دوسری جانب زیر جائزہ مدت کے دوران معاشی بحالی کے باعث پیٹرولیم مصنوعات

¹⁵ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کو 0.3 ٹریلین روپے واپس کیے۔

Source: OCAC¹⁶

¹⁷ اس سیکشن میں ہونے والی بحث کی بنیاد وفاقی اخراجات ہیں، جن میں شماریاتی عدم مطابقت شامل نہیں۔

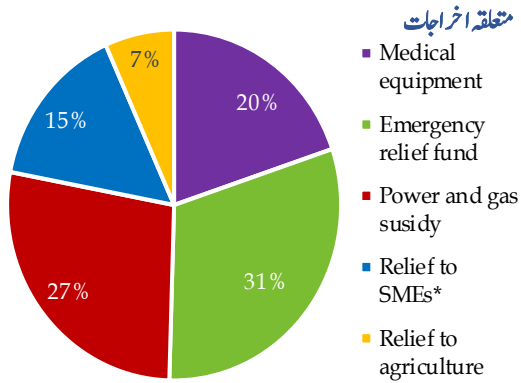
مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

ملکی اور بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں 17.5 فیصد اضافہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق سودی ادائیگیوں میں سال بسال نمو گذشتہ دوسرے ماہیوں میں کم ہو کر 8.4 فیصد رہ گئی، جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 29.8 فیصد بڑھ گئی تھی۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے اضافے کا بنیادی عامل پائی آئی بیز پر کوپن ادائیگیاں تھیں، جس سے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران مجموعی سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں (شکل 4.8)۔

دوسری جانب سودی ادائیگیاں گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 27.4 فیصد کم ہو گئیں۔ اس تنزیل کی بنیادی وجہ ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضے پر ریلیف کی فراہمی ہے۔ اس عرصے میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 10.0 فیصد اضافہ اور بیرونی سودی شرحوں (لابور) میں کمی ہوئی، جس سے رواں قرضوں کے معاہدوں کی موافق نوبت بندی ہوئی اور اسے کم کرنے میں بھی اپنا حصہ ڈالا۔¹⁸

شکل 4.10: مالیاتی ریلیف پیکج (مارچ 2021ء تک) کے تحت کوڈوں سے متعلقہ اخراجات

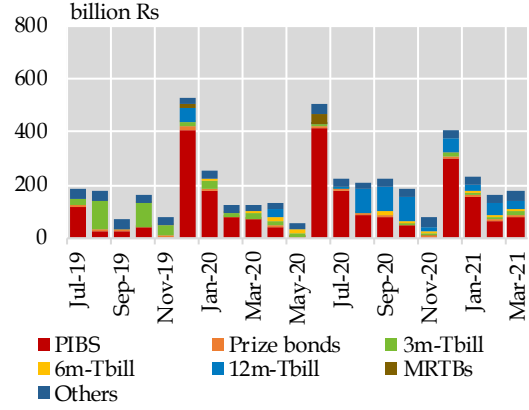


Source: Ministry of Finance

غیر سودی اخراجات جاریہ میں کمی

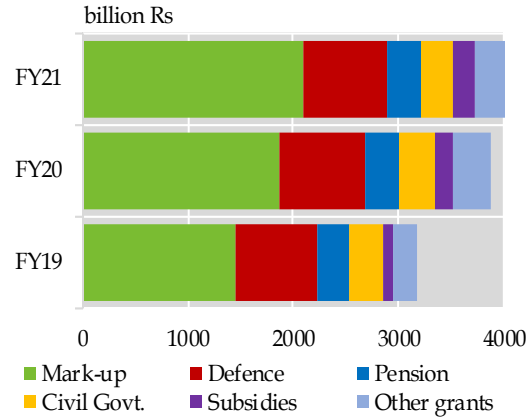
سول حکومت کے اخراجات، دفاع اور پینشن اخراجات میں کمی نے غیر سودی اخراجات جاریہ کم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا (شکل 4.9)۔ غیر ترجیحی

شکل 4.8: سودی ادائیگیاں بلحاظ قسم



Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.9: جولائی تا مارچ میں وفاقی اخراجات جاریہ کے اجزائے ترکیبی



Source: Ministry of Finance

وفاقی اخراجات جاریہ

اخراجات جاریہ میں بڑا اضافہ مارک اپ ادائیگیوں کی وجہ سے ہوا، جو گذشتہ برس کی 28.8 فیصد نمو کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 11.9 فیصد بڑھ گئے۔ یہ کمی اس مدت کے دوران بیرونی مارک اپ ادائیگیوں کے سبب ہوئی۔

¹⁸ تفصیلات کے لیے باب 5 دیکھیے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

ریلیف (جیسے ویکسین کی خریداری، اسپتال کی خدمات، آگاہی مہمات وغیرہ) پر صرف کیا گیا۔ بقیہ رقم معیشت کے مختلف شعبوں میں نمو کی خاطر مراعات دینے پر خرچ کی گئی (شکل 4.10)۔

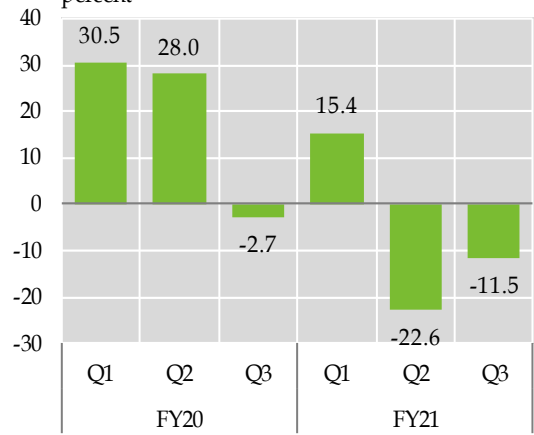
سماجی تحفظ کے پروگرام پختہ رہے

حکومت نے کووڈ کی وجہ سے معاشی ابتری کے اثرات کی زد سے غریب خاندانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے اپریل 2020ء میں احساس ایمر جنسی کیش پروگرام شروع کیا۔ اس کے تحت اُن اہل خاندانوں کو فی گھرانہ 12 ہزار روپے کی یکبارگی مالی معاونت فراہم کی گئی، جن کی نشاندہی صوبوں اور اہل انجمنی مہمات کی مدد سے ہوئی تھی۔ آخر جون 2020ء تک معاشی پیکیج کے تحت حکام نے 12.5 ملین گھرانوں میں 133 ارب روپے تقسیم کر دیے تھے۔ یہ معاونت آخر ستمبر 2020ء تک جاری رہی جس میں مزید 2.3 ملین اضافی خاندانوں کو شامل کیا گیا۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں اس معاونت کو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کے استفادہ کنندگان تک واپس منتقل کر دیا گیا۔²¹ تنصیبات کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بی آئی ایس پی کے تحت تقسیم کردہ رقم میں 8.6 ارب روپے کا سال بسال اضافہ ہوا۔ تاہم تمام تر اضافہ (38.3 ارب روپے) مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں ہوا، جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں تقسیم شدہ رقم کا حجم 4.5 ارب روپے رہا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 34.2 ارب روپے تھا۔

مزید برآں، حکومت سماجی بہبود میں توسیع کے لیے کوششیں کر رہی ہے۔ اس ضمن میں چند اہم کوششیں یہ ہیں: (i) جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں تعلیم اطفال کی غرض سے اعلان کردہ مختلف پروگراموں کے دائرہ نفع اور وظیفے میں اضافہ؛²² اور

اخراجات کی تحدید، ضمنی گرانٹس کو محدود کرنے اور کفایت شعاری کے اقدامات کے نفاذ کے ذریعے کارسز کے اخراجات پر قابو پایا گیا۔¹⁹ اس میں پروٹوکول (سفر سے متعلق، ودیگر) میں کمی، پی ایف ایم ایکٹ (2019ء) کے تحت بہتر حسابی روایات پر عملدرآمد، گاڑیوں کی خریداری (جیسے کاریں اور ویکلز وغیرہ) پر پابندی، نئی اسامیوں کی معطلی، اور دیگر آپریشنل اخراجات میں کمی۔²⁰

شکل 4.11: وفاقی ترقیاتی منصوبوں (پی ایس ڈی پی) میں سال بسال نمو



Source: Ministry of Finance

معاشی ریلیف کے پیکیج کا تسلسل

م 20ء میں حکومت نے عوام کی دادرسی اور کووڈ 19 کے اثرات کم کرنے کی غرض سے 1.2 ٹریلین روپے کی مالیت کے معاشی ریلیف پیکیج کا اعلان کیا۔ اس میں سے 56.5 فیصد رقم گذشتہ سال خرچ کی گئی اور مزید 12.0 فیصد رقم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں بروئے کار لائی گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں تقسیم کردہ رقم کے نصف حصے کو کووڈ 19 سے نمٹنے کے ضروریات یعنی طبی آلات اور وائرس کے ارتکاز کے مقامات (hotspots) پر لاک ڈاؤن کے انتظام اور ہنگامی

¹⁹ وزارت خزانہ (2021ء)۔ ششماہی بجٹ جائزہ رپورٹ، 2021ء۔ اسلام آباد: بجٹ ونگ، وزارت خزانہ۔

²⁰ سرکلر نمبر (1)7 ایکس۔ IV/2016-430، بتاریخ 6 اگست، 2020ء، ایکسپنڈیچر ونگ، فنانس ڈویژن۔

²¹ آئی ایم ایف مکی رپورٹ (2021ء) ”توسیحی فنڈ سہولت کے تحت توسیح شدہ بندوبست اور رسائی کی تشکیل نو کی درخواست کے مطابق دوم، سوم، چہارم، اور پنجم جائزہ رپورٹیں۔ پریس ریلیز، اسٹاف رپورٹ؛ اسٹاف ضمیمہ، اور پاکستان کے لیے متعین ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا بیان۔“

²² مشروط نقد منتقلی (سی سی ٹی) پروگرام کے تحت اگست 2020ء سے لڑکوں اور لڑکیوں کے وظیفوں کی رقم وگنی کر کے بالترتیب 1500 روپے اور 2000 روپے کر دی گئیں، اور اس کے دائرہ نفع کو ملک کے تمام 154 اضلاع تک توسیح دیدی گئی۔ مزید برآں، احساس قائمہ کمیٹی نے ثانوی تعلیمی وظیفے کے لیے وسیلہ تعلیم ڈیجیٹل میں توسیح کی منظوری دیدی۔

صوبہ	جولائی تا مارچ				جولائی تا مارچ			
	س 20ء	س 21ء	س 20ء	س 21ء	س 20ء	س 21ء	س 20ء	س 21ء
الف۔ مجموعی حاصل	2,467.36	2,584.29	783.95	925.99	12.2	4.7	7.92	18.12
الف۔ وفاقی حاصل میں صوبوں کا حصہ	1,931.61	1,985.76	605.79	705.70	8.57	2.80	4.47	16.49
ب۔ وفاقی قرضے اور مستطیلاں	134.91	146.26	51.66	61.09	دستیاب نہیں	8.41	386.02	18.25
ج۔ صوبوں کے اپنے حاصل	400.84	452.27	126.50	159.20	13.55	12.83	-6.97	25.85
ٹیکس	321.22	370.12	106.81	124.27	11.65	15.22	6.88	16.34
نان ٹیکس	79.62	82.15	19.69	34.93	21.92	3.18	-45.38	77.43
ب۔ کل اخراجات (الف+ب+ج)	2,073.25	2,171.58	738.28	768.41	8.74	4.74	4.26	4.08
اخراجات (الف+ب)	2,123.82	2,338.35	764.08	829.70	11.43	10.10	12.08	8.59
الف۔ جاریہ	1,741.80	1,948.39	601.42	667.39	6.86	11.86	4.88	10.97
ب۔ ترقیاتی	382.02	389.96	162.66	162.31	38.41	2.08	50.21	-0.21
ج۔ شماریاتی فرق	-50.57	-166.77	-25.81	-61.29	دستیاب نہیں	229.81	-197.83	137.50
مجموعی توازن (الف-ب)	394.11	412.71	45.67	157.59	35.15	4.72	148.67	245.02
مالکاری	-394.11	-412.71	-45.67	-157.59	35.15	4.72	148.67	245.03

* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب زرفاضل ہے۔

ماخذ: وزارت خزانہ

2019ء کے پی ایف ایم ر ہنما خطوط کے مطابق سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات میں رکاوٹیں ختم کرنے لیے رقوم کے اختصاص کی ایک حکمت عملی تشکیل دی گئی تھی۔ جس کے مطابق بجٹ میں مختص پی ایس ڈی پی کی 80.0 فیصد بدنی رقم ہر سال مارچ تک خرچ ہو جانی چاہیے۔²⁴ تاہم، مارچ 2021ء تک اس میں صرف 54.3 فیصد رقم خرچ کی گئی ہے۔

حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارے پر قابو پانے کی کوششیں اس سٹ روی کا جزوی سبب ہیں۔ یہ امر س 21ء کے میزانی اختصاص میں وفاقی پی ایس ڈی پی کو 700 ارب روپے سے کم کر کے 650 ارب روپے کر دیے جانے سے بھی عیاں

(ii) س 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں پناہ گاہوں کا قیام۔²³

وفاقی ترقیاتی اخراجات

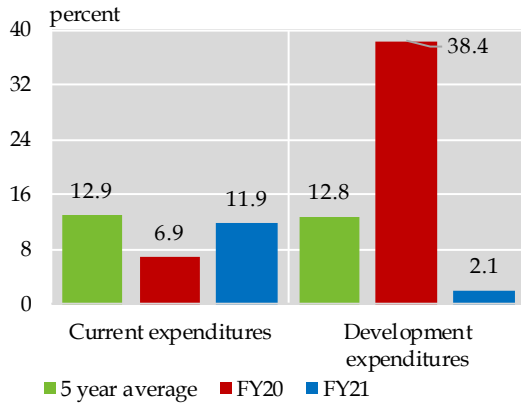
جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں وفاقی حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں 17.7 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 9.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ درحقیقت، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات بڑھنے کے بعد گذشتہ دو سہ ماہیوں میں گھٹ گئے (شکل 4.11)۔

²³ آئیٹا ایف ڈی ایس برائے اپریل 2021ء۔ فنانس ڈویژن۔ حکومت پاکستان۔

²⁴ پیپل سیکرٹری ڈیپنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) 20-2019ء کے مختص شدہ فنڈز کے لیے نظر ثانی شدہ حکمت عملی، بجٹ ونگ، فنانس ڈویژن۔

(ii) پی ایس ڈی پی میں مجموعی کمی کو کووڈ 19 کی وجہ سے مختلف منصوبوں پر عملدرآمد میں تاخیر سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے، جو ملک کے مختلف حصوں میں حسب ضرورت اسمارٹ لاک ڈاؤن کے وقتاً فوقتاً نفاذ کی وجہ سے سامنے آئی۔

شکل 4.13: م 21ء میں ترقیاتی اور اخراجات جاریہ کی نمو



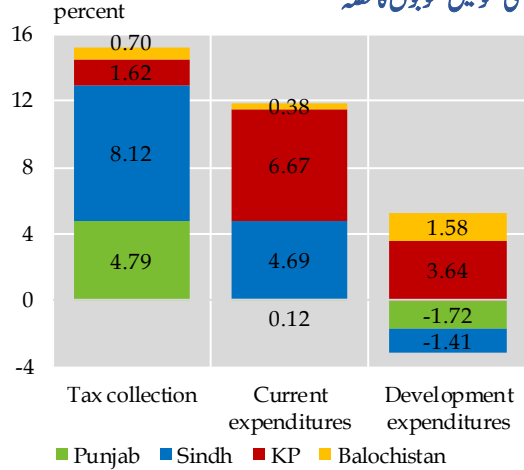
Source: Ministry of Finance

تاہم، سست روی کے شکار منصوبوں کے مقابلے میں تیز رفتاری سے مکمل ہونے والے کچھ منصوبوں جیسے 10 بلین ٹری سونامی، کراچی ٹرانسپورٹیشن پلان، قومی کمیشن برائے انسانی ترقی سے متعلقہ منصوبے، ہاؤسنگ، انٹیریور ڈیپریٹمنٹ اور آئی سے متعلقہ منصوبوں کو بذریعہ نواختصاص زیادہ رقم دی گئی۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

صوبے مالی استحکام کے لیے پر عزم رہے اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 412.7 ارب روپے کا مشترکہ فاضل درج کیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 394.1 ارب روپے درج کیے گئے تھے (جدول 4.7)۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 0.9 فیصد (گذشتہ 5 سالہ اوسط 0.7 فیصد ہے) جی ڈی پی کے میزانیہ ہدف 0.5 فیصد کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران صوبائی مالیاتی فاضل 0.9 فیصد رہا۔

شکل 4.12: جولائی تا مارچ م 21ء میں ٹیکس وصولی اور اخراجات کی نمو میں صوبوں کا حصہ

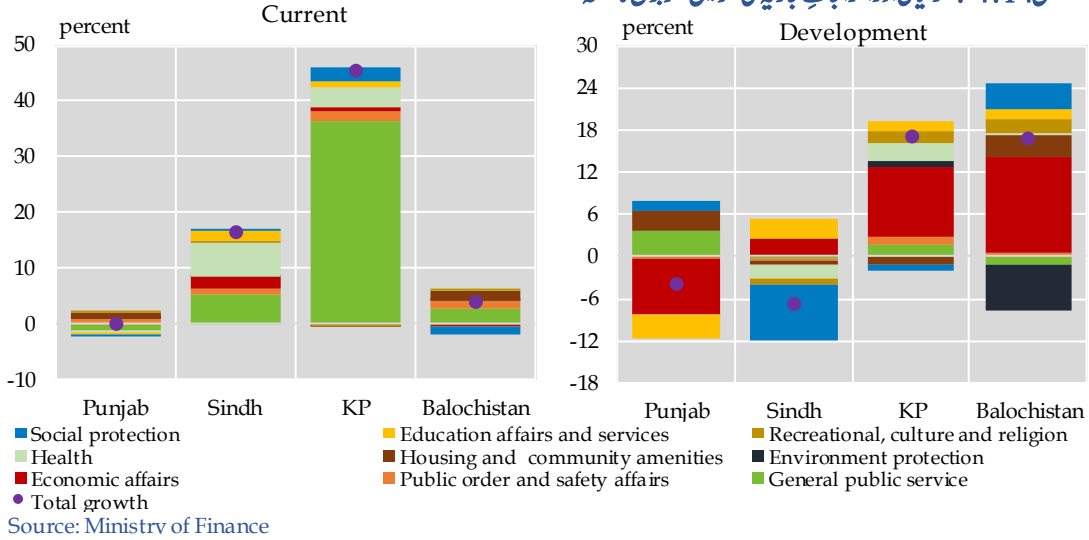


Source: Ministry of Finance

ہے۔ تاہم باضابطہ ذرائع کے مطابق متعدد دیگر عوامل سے بھی اس کمی کی وضاحت ہوتی ہے۔

(i) پی ایف ایم قواعد 2019ء کے مطابق نشان زد منصوبوں کی تکمیل کے لیے متعلقہ وزارتوں کی شمولیت لازمی ہے۔ تاہم متعلقہ سرکاری محکمے ان تہدیلیوں کے مطابق خود کو ڈھالنے کے لیے کچھ وقت لے سکتے ہیں کیونکہ مختلف النوع ترقیاتی اخراجات کے لیے مخصوص مہارتوں کے حامل افراد پر مشتمل نئے عملے کی تقریری کی ضرورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے پاکستان کا تجربہ دیگر ترقی پذیر ممالک سے مختلف نہیں ہے، جنہیں پی ایف ایم قواعد کے اطلاق میں تکنیکی اور غیر تکنیکی دونوں اقسام کے مسائل کا سامنا رہا (حق ات آل، 2012ء)۔²⁵ جیسا کہ اس متن میں وضاحت دی گئی ہے، مختلف ممالک میں پی ایف ایم اصلاحات کی رفتار کو متعلقہ محکموں کی تکنیکی استعداد کے مساوی ہونا چاہیے، جبکہ پالیسی کو مشن کا مقصد اسٹاف کی استعداد کاری بھی ہونا چاہیے (ویلہام ات آل، 2013ء)۔²⁶

²⁵ ٹی۔ حق، ڈی نائٹ، اور ڈی جے سوربا (2012ء)۔ جبر اکاٹل کے چھوٹے ممالک میں سرکاری مالیاتی انتظام (پی ایف ایم) اور استعدادی رکاوٹیں: استعدادی رکاوٹیں اور پی ایف ایم اور پیٹنٹ پالیسی اسٹیڈیز۔
²⁶ بی ویلیم، پی کراؤس، اور ای ہیگر (2013ء)۔ ترقیاتی ترجیحات کو پی ایف ایم کے زاویے سے منسلک کرنا۔ ورکنگ پیپر 380، اوڈی آئی ریسرچ کے نتائج بحث اور تبصروں کے لیے ابتدائی فارم میں پیش کیا گیا۔



صوبائی ٹیکس محاصل میں مضبوط نمو ہوئی جو لائی تارچ مالی سال 21ء کے دوران صوبائی محاصل میں 4.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 12.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران صوبوں میں این ایف سی منتقلیوں کی رفتار میں کمی، وفاقی قرضوں اور منتقلیوں کے ساتھ ساتھ نان ٹیکس محاصل (پن بجلی سے ہونے والے پست منافعوں کی وجہ سے) میں کمی اس سبب روی کی وجہ تھی۔²⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران صوبائی ٹیکس محاصل میں 15.2 فیصد سال بسال زبردست اضافہ ہوا، جس کی وجہ بنیادی طور پر خدمات پر جی ایس ٹی کی وصولی میں اضافہ تھا۔

صوبہ وار کارکردگی کے لحاظ سے، ٹیکس وصولی میں سندھ کا حصہ سب سے زیادہ تھا، اس کے بعد پنجاب کا حصہ تھا (شکل 4.11)۔ سندھ میں، اس نمو کے پس پشت بنیادی طور پر دو عوامل تھے: (i) درآمدی سرگرمیوں میں اضافہ جس کی وجہ سے بندرگاہوں اور جہاز رانی کی خدمات سے ہونے والی وصولیاں بڑھ گئیں؛ اور (ii) ٹیلی مواصلات کی خدمات پر جی ایس ٹی وصولی کا دوبارہ آغاز۔ پنجاب میں، ٹیکس

محاصل میں اضافے اور اخراجات میں سست روی دونوں نے اس بہتری میں حصہ لیا۔ کووڈ کی صورت حال کے پیش نظر، ترجیح کارخ اخراجات جاریہ کی طرف رہا، جس کی نمو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً دو گنی ہو گئی۔ دوسری طرف، ترقیاتی اخراجات میں اس عرصے کے دوران 2.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 38.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

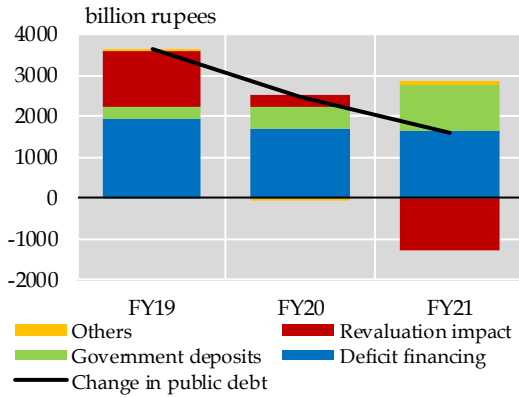
مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران، صوبائی فاضل جی ڈی پی کا 0.3 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں ان میں 0.1 فیصد کا برائے نام اضافہ ہوا تھا۔ محاصل میں 18.1 فیصد سال بسال کے اس نمایاں اضافے نے اس بہتری میں حصہ لیا، جبکہ اس سہ ماہی کے دوران اخراجات میں اضافہ نہیں ہوا۔ محاصل میں ہونے والا اضافہ وسیع البنیاد تھا جس میں تمام ذیلی مدت یعنی این ایف سی کے تحت وفاقی منتقلیوں، صوبائی کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس وسائل، اور وفاقی قرضے اور گرانٹس شامل تھے۔ اخراجات کے لحاظ سے، مجموعی نمو اخراجات جاریہ میں اضافے سے ہوئی، جبکہ ترقیاتی اخراجات میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معمولی سال بسال کمی دکھائی دی۔

²⁷ صوبوں کو این ایف سی منتقلیوں نے گزشتہ دو سہ ماہیوں میں اوسطاً 25.7 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 29.4 فیصد کی سال بسال کمی دیکھی گئی تھی۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سندھ میں اخراجات جاریہ میں 16.8 فیصد اضافہ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس نمو کی بنیادی وجہ محکمہ صحت کی طرف سے کووڈ سے متعلقہ اخراجات اور ان کے ساتھ ساتھ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ تھا۔ پنجاب کے لحاظ سے، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اخراجات جاریہ تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر ہی رہے۔

شکل 4.15: سرکاری قرضوں میں تبدیلی کے ذرائع



Source: State Bank of Pakistan

وصولی میں پیشتر سال بسال اضافہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں دیکھا گیا، جو بنیادی طور پر ایف بی آر اور پنجاب ریونیو اتھارٹی کے درمیان کراس ان پٹ ٹیکس ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے تھا۔²⁸

صوبوں نے اخراجات جاریہ کی توجیحات متعین کر دیں

صوبائی اخراجات نے گزشتہ سال کی شرح نمو برقرار رکھی، کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اخراجات میں 10.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 11.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تاہم، گزشتہ برس کے برعکس زیادہ تر اضافہ اخراجات جاریہ میں ہوا، جبکہ ترقیاتی اخراجات میں صرف معمولی اضافہ دیکھا گیا (شکل 4.12)۔ بالخصوص، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران خمیر پختونخوا کے اخراجات جاریہ میں 45.7 فیصد کا تیز اضافہ دکھائی دیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.8 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا (شکل 4.13)۔ صوبائی حکام کے مطابق، عمومی سرکاری خدمات کی مدد کے تحت آپریشنل اخراجات کے لیے گزشتہ سال کے مختص بجٹ کی ایک بڑی رقم لاک ڈاؤن کی وجہ سے خرچ نہیں ہو سکی تھی۔ یہ رقم مالی سال 21ء کے بجٹ میں شامل کی گئی تھی اور جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اس کا استعمال کیا گیا تھا۔

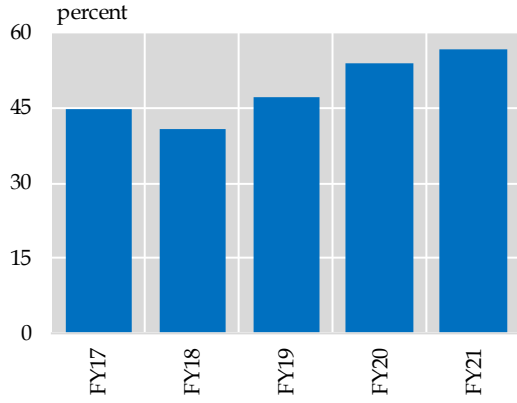
جدول 4.8: سرکاری قرضوں کے اجزائے ترکیبی

مطلق تبدیلی	اسٹاک		جولائی تا مارچ 20ء	جولائی تا مارچ 21ء	جون 20ء	مارچ 21ء	
	سہ ماہ	سہ ماہ					
1,238.1	611.6	420.0	2,269.7	1,745.9	25,552.2	23,282.5	I- حکومت کے ملکی قرضے
-669.2	-28.9	162.2	-535.9	603.0	11,288.6	11,824.5	II- حکومت کے بیرونی قرضے
-28.6	-67.2	-30.8	-126.5	150.3	1,164.9	1,291.5	III- آئی ایم ایف کے قرضے
540.3	515.6	551.4	1,607.2	2,499.2	38,005.8	36,398.6	خام سرکاری قرضے (I اور III کا مجموعی)

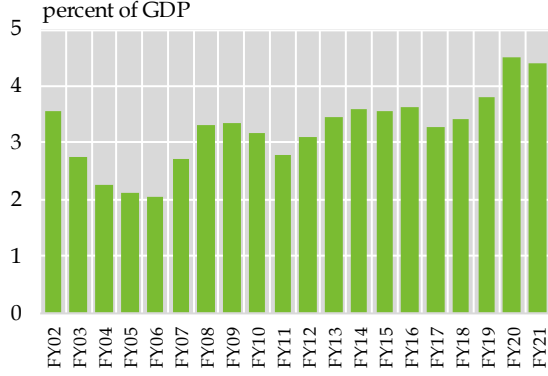
ماخذ: اسٹیٹ بینک

²⁸ کراس ان پٹ ٹیکس ایڈجسٹمنٹ سے مراد صوبائی اور وفاقی ٹیکس کے دائرہ اختیار میں ان پٹ ٹیکس کی ایڈجسٹمنٹ ہے۔ جب کسی خاص خدمت کے لیے استعمال ہونے والے سامان پر ایف بی آر ان پٹ (یعنی ان پٹ ٹیکس) کے طور پر وصول کرتی ہے، اور ٹیکس دہندگان صوبائی محاصل کے حکام کو اس خدمت پر صرف جی ایس ٹی ادا کرتے ہیں تو، صوبائی محاصل کے حکام کے لیے ان خدمات کے ان پٹ کے طور پر استعمال ہونے والے سامان پر ٹیکس ایف بی آر کی جانب سے واجب الادا ہوتا ہے۔ یہی بات اس کے برعکس صورت میں بھی لاگو ہوتی ہے، جہاں خدمات سامان کے ان پٹ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، اور اس طرح کی خدمات پر ٹیکس صوبائی محصولات کے حکام کی جانب سے ایف بی آر کے لیے واجب الادا ہوتا ہے۔

شکل 4.16 (ب): جولائی تا مارچ میں سودی ادائیگیاں بطور ٹیکس محاصل کا فیصد



شکل 4.16 (الف): جولائی تا مارچ کے دوران سودی ادائیگیاں



Source: Ministry of Finance

فیصد تھی۔ اس سست روی کی وجوہات یہ تھیں: (i) مالیاتی خسارے میں کمی، جس میں ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرض سے خلاصی کا بھی کردار ہے؛ اور (ii) روپے کی قدر میں اضافے کی وجہ سے قرض کے موجودہ اسٹاک پر بلند نو قدر پیمائی فوائد (شکل 4.15)۔

اگرچہ اس مدت میں سرکاری بیرونی قرض (بشمول آئی ایم ایف کا قرضہ) میں روپے کے لحاظ سے 0.7 ٹریلین روپے کی کمی درج کی گئی تھی،²⁹ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سرکاری قرضوں میں تمام اضافہ ملکی قرضوں میں نظر آیا، جن میں زیر جائزہ مدت کے دوران 2.3 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا۔ ملکی ذرائع سے خسارے کی ماکاری کی ضروریات میں معمولی اضافے کے ساتھ ساتھ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران حکومت کے افزوں ڈپازٹس دونوں اس اضافے کا باعث بن گئے تھے۔³⁰

سرکاری قرضوں کی ترکیب کے سہ ماہی تجزیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری قرضوں میں اضافہ تین سہ ماہیوں میں تقریباً یکساں طور پر منقسم تھا (جدول 4.8)۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بیرونی قرض (روپے کے لحاظ سے) میں

ترقیاتی اخراجات کے ضمن میں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران معمولی اضافہ دیکھا گیا، جس کی وجہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے اقتصادی امور کی ذیلی مد میں اخراجات میں اضافہ تھا (شکل 4.13)۔ اس زمرے میں بنیادی طور پر تعمیرات اور نقل و حمل، زراعت، خوراک، آبپاشی، جنگلات اور ماہی گیری، وغیرہ سے متعلق منصوبوں پر اخراجات شامل ہیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پنجاب کے ترقیاتی اخراجات میں 3.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 53.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کی وجہ تعمیرات، نقل و حمل اور تعلیم کے شعبے میں پست اخراجات تھے۔ اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سندھ میں بھی 6.5 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

4.5 سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 1.6 ٹریلین روپے کے اضافے کے ساتھ، مارچ 2021ء کے اختتام پر پاکستان کا سرکاری قرضہ 38.0 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.8)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران قرضہ جمع ہونے کی رفتار کی سست ہو کر 4.4 فیصد ہو گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 7.6

²⁹ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 10.0 فیصد اضافے کے اثرات کو نکال کر حکومتی بیرونی قرض (بشمول آئی ایم ایف سے قرض) میں تقریباً 0.6 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا۔

³⁰ جولائی تا مارچ م س 21ء میں خسارے کی ماکاری کی مجموعی ضرورت کم ہو کر 1.65 ٹریلین روپے رہ گئی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.69 ٹریلین روپے تھی۔ اگرچہ جولائی تا مارچ م س 21ء میں بیرونی ذرائع سے ماکاری میں 17.6 فیصد سال بحال تخفیف دیکھی گئی تاہم اس عرصے میں ملکی ماکاری میں 8.6 فیصد سال بحال اضافہ ہوا۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران حکومتی ملکی قرضہ 2.3 ٹریلین روپے اضافے سے مارچ 2021ء کے اختتام پر 25.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ مجموعی بنیاد پر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ملکی قرضوں میں ہونے والے

سال بسال کمی درج کی گئی، جبکہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں 1.2 ٹریلین روپے کا تیز اضافہ دکھائی دیا۔ نتیجتاً، ملکی ذرائع سے خسارے کی مالکاری کی ضروریات میں اضافہ ہوا اور بینکاری نظام میں حکومت کے ڈپازٹس میں اضافہ ہوا۔

جدول 4.9: جولائی تا مارچ کے دوران ملکی قرضے میں مطلق تبدیلی

ارب روپے		
م 20ء	م 21ء	
1,852.4	1,164.3	I۔ مستقل قرضے (3+2+1) جس میں
438.1	-	حکومت پاکستان اجارہ صکوک
1,488.5	1,321.3	پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز)
(74.2)	(157.0)	انعامی بانڈز
421.7	270.8	II۔ رواں قرضے جس میں
421.3	555.8	مارکیٹ ٹریڈری بلز
(22.0)	310.6	III۔ غیر فنڈ قرضے جس میں
(11.4)	317.9	پچت اسکیمیں (انعامی بانڈز کا خالص)
(0.6)	0.2	IV۔ غیر ملکی کرنسی میں قرضے
18.2	-	V۔ چاہا پاکستان سرٹیفیکیشن
2,269.7	1,745.9	ملکی قرضہ (V+IV+III+II+D)

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اضافے کا تقریباً 80 فیصد طویل مدتی آلات کی وساطت سے حاصل کیا گیا تھا (جدول 4.9)۔

ادارہ جاتی تناظر میں، حکومت اسٹیٹ بینک سے صفری قرض گیری کے اپنے عہد پر قائم رہی۔ درحقیقت، زیر جائزہ مدت کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک کو 0.3 ٹریلین روپے واپس کیے۔

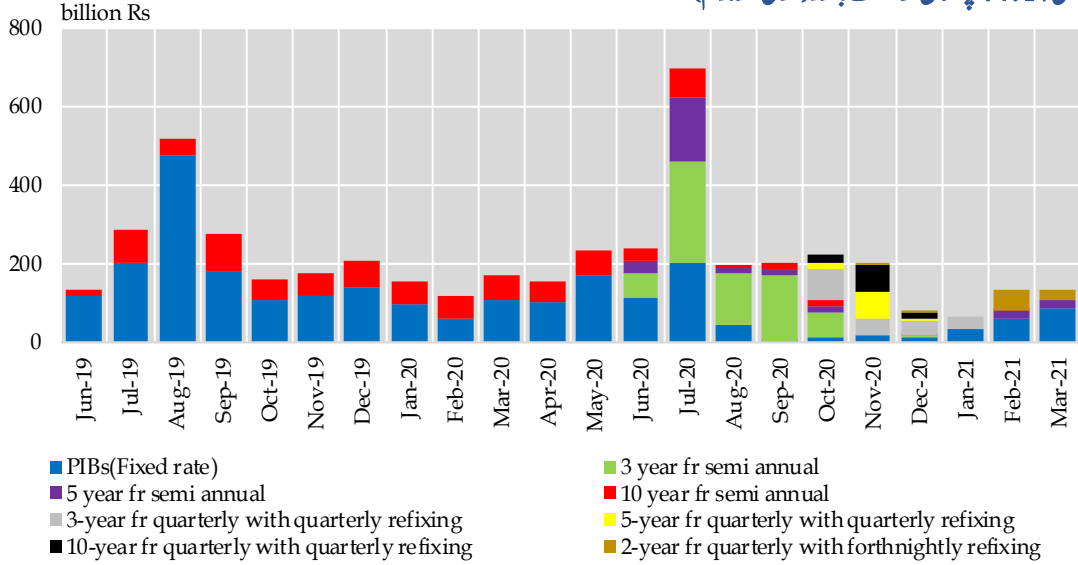
قومی پچت اسکیموں (این ایس ایس) کے ذریعے جمع کی جانے والی رقم میں خالص اخراج درج کیا گیا، کیونکہ حکومت نے ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاریوں پر

اگرچہ سرکاری قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار میں سست روی آئی ہے، تاہم گذشتہ کچھ برسوں کے دوران ملک کے سرکاری قرضوں میں نمایاں اضافے نے مارک اپ اخراجات کو کافی حد تک بڑھا دیا ہے (شکل 4.16 الف)، جبکہ گذشتہ کچھ برسوں میں ایف بی آر ٹیکس اور سودی ادائیگیوں کی شرح میں خاصا اضافہ دکھائی دیا (شکل 4.16 ب)۔³¹ قرضوں کی واپسی کے اظہار یوں کے بگڑنے سے ملکی قرض کے اسٹاک کے استحکام سے متعلق تشویش بڑھ گئی ہے۔ ان خدشات کو دور کرنے کے لیے، حکام نے گذشتہ دو برسوں کے دوران سرکاری قرضوں کے انتظام میں مختلف اصلاحات متعارف کروائی ہیں، جن کا مقصد سرکاری قرضوں کی ہیئت ترکیبی اور خطرے کے انکشاف کو بہتر بنانا ہے۔ اس ضمن میں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران قرضوں کے انتظام کے چند اہم امور یہ ہیں (i): ملکی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو بڑھانے پر مسلسل توجہ مرکوز کرنا؛ (ii) نئے آلات متعارف کروانے سے قرض کے آلات اور سرمایہ کاروں کی اساس میں تنوع؛ (iii) طویل مدتی قرضوں کی منڈی میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کو یقینی بنانے کے لیے قومی پچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی کا نفاذ؛ اور (iv) خسارے کی مالکاری کے لیے اسٹیٹ بینک سے عدم قرض گیری (v) ملکی معیشت کی دستاویزیت بہتر بنانے کے لیے 25 ہزار والے بانڈز ختم کرنا؛ (vi) اسٹیٹ بینک کے خاکہ قرض کو قلیل (6 ماہ تک) سے وسط (ایک سے 10 برس تک) میں تبدیل کیا جانا، دس برسوں میں واپسی کے ہدف کے ساتھ (vii) بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں ڈالر مالیت کے یورو بانڈز کے کثیر الاقساط لین دین کے ذریعے 2.5 ارب ڈالر اکٹھے کرنے سے بیرونی قرض گیریوں کے ذرائع میں تنوع۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

³¹ اس ضمن میں یہ بات مد نظر رکھی جانی چاہیے کہ گذشتہ چند برسوں میں سرکاری قرضوں کی سطح کے اضافے میں جزوی کردار بلند مارک اپ لاگت کا تھا۔

شکل 4.17: پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز (قبول شدہ رقم)



Source: State Bank of Pakistan

بیز) متعارف کروانا۔ مزید برآں، حکومت نے طویل مدتی قرضوں کی مسابقتی ابتدائی اور ثانوی منڈیوں میں اداروں کی شمولیت بڑھانے کے لیے یکم جولائی 2020ء سے قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر بھی پابندی عائد کر دی۔ ان مذکورہ بالا اقدامات کی وجہ سے حکومت سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بنانے اور متعدد طویل مدتی آلات کے ذریعے رقوم کو اکٹھا کرنے میں کامیاب رہی (شکل 4.16)۔ طلب کے لحاظ سے، مارکیٹ کے شرکاء کو پن کے پکچ دار ہونے کی وجہ سے ان آلات میں سرمایہ کاری کے خواہشمند دکھائی دیے۔

زیر جائزہ مدت کے دوران 5 سالہ اجارہ صکوک (معیّن اور پکچ دار شرح کے انتخاب دونوں) متعارف کروائے جانے سے حکومت کو 0.4 ٹریلین روپے جمع کرنے میں مدد ملی۔ اس آلے نے نہ صرف ملکی قرضوں کے جزدان کو متنوع بنانے

پابندی عائد کر دی تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران انعامی بانڈز میں بھی خالص اخراج درج کیا گیا، کیونکہ حکومت نے دسمبر 2020ء میں 25000 روپے مالیت والے بانڈ کی فروخت بند کر دی تھی۔³²

ملکی قرضوں کے خاکہ عرصیت میں اضافہ

مالی سال 21ء اختتام مارچ تک حکومتی ملکی قرضوں میں مستقل قرضوں کا حصہ بڑھ کر 62.1 فیصد ہو گیا، جبکہ جون 2020ء کے اختتام تک یہ 60.2 فیصد تھا۔³³ ملکی قرضوں کے خاکہ عرصیت کو بہتر بنانے اور سرمایہ کاروں اور آلات کی اساس کو متنوع بنانے کے لیے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران متعدد نئے آلات متعارف کروائے گئے، جن میں شامل ہیں: (i) شریعت سے ہم آہنگ معیّن اور پکچ دار منافعوں والے طویل مدتی (5 سالہ) صکوک کا دوبارہ متعارف کروایا جانا؛ اور (ii) نئے طویل مدتی آلات (بشمول 3 اور 5 سالہ رواں شرح پی آئی

³² اس سلسلے میں حاملین کو تین اختیارات دیے گئے تھے (i) پر بیمہ پر ان بانڈز میں تبدیلی؛ (ii) اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ایس سی)/ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی) کے ساتھ تبدیلی؛ اور (iii) عرفی مالیت پر بھوننا تاہم، زیادہ تر حاملین نے ان بانڈز کو بھونانے کا انتخاب کیا، کیونکہ پر بیمہ پر ان بانڈز اور ایس ایس سی/ڈی ایس سی کی فروخت میں معمولی اضافہ ہوا۔
³³ دسمبر کے اختتام تک ملکی قرضوں میں مستقل قرض کا حصہ 64.1 فیصد تھا۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی قرض (رواں قرض) کی طرف منتقلی سے مارچ 2021ء کے اختتام تک مستقل قرضوں کا حصہ قدرے کمی کے بعد 62.1 فیصد رہ گیا۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 4.10: منڈی کے ٹریڈری بلوں کی ٹیلائی کا خلاصہ

ارب روپے	ہدف	عرصیت کا خالص ہدف	عرصیت	پیکش (تمام)	قبول شدہ (تمام)
سہ ماہ 20ء	6,800	1,620.4	5,179.6	8,290.2	6,124.2
سہ ماہ 20ء	3,300	-1,137.2	4,437.2	8,210.7	3,340.2
سہ ماہ 20ء	2,750	359.1	2,390.9	8,299.6	2,978.1
سہ ماہ 20ء	2,200	221	1979	6,139.6	1,806.7
سہ ماہ 21ء	1,800	-903.8	2,703.8	5,143.1	1,981.4
سہ ماہ 21ء	2,750	-743.9	3,493.9	4,909.9	3,188.0
سہ ماہ 21ء	4,025	116.4	3,908.6	6,887.2	4,711.8

ماخذ: اسٹیٹ بینک

منڈی نے 6 ماہی ٹی بلز کے لیے 2.3 ٹریلین روپے کی بولیاں لگائیں، جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں 0.4 ٹریلین روپے کی بولیاں لگائی تھیں۔³⁵

میں مدد کی، بلکہ خاکہ عرصیت کو بھی بہتر بنایا اور اسلامی بینکوں کو سرمایہ کاری کا موقع فراہم کیا۔

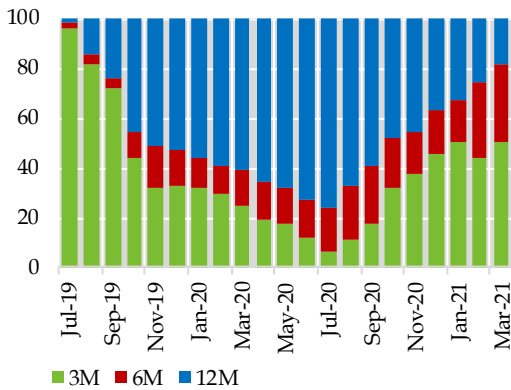
ملکی قرض میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس کی شمولیت

مقیم افراد کے پاس موجود نیا پاکستان سرٹیفکیٹ کو ملکی قرض کے زمرے میں شامل کیا گیا تھا۔ نیا پاکستان (این پی سیز) ڈالر، روپیہ، یورو اور برطانوی پاؤنڈ مالیت کے سرٹیفکیٹ حکومت پاکستان کے جاری کردہ ریاستی آلات ہیں۔ این پی سیز مختلف

رواں فرضے کی تیسری سہ ماہی میں منتقلی

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی تمسکات کا حصہ تقریباً 77.3 فیصد رہا۔ گردش قرضوں کے تصنیف سے متعلق غیر یقینی صورت حال کے دوران رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایل) کے لیے پست اہداف کے سیٹ سے اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں، مارکیٹ کی جانب سے پی آئی بیز پر بلند یافت کے مطالبے کے جواب میں، حکومت نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایم ٹی بیز کی عرصیت اہداف کا دائرہ بڑھا دیا (جدول 4.10)۔

4.18: ایم ٹی بیز کے واجبات میں حصہ



Source: State Bank of Pakistan

طلب کے لحاظ سے، منڈی نے مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی سے ہی قلیل مدتی وثیقوں (3 ماہی ٹی بلز) میں سرمایہ کاری کرنا شروع کر دی تھی، کیونکہ منڈی کو شرح سود بڑھنے کی توقع تھی۔ تاہم، میعاد پر یقین میں اضافے کے ساتھ، تیسری سہ ماہی کے دوران منڈی کی دلچسپی 6 ماہی ٹی بلز کی طرف منتقل ہو گئی (شکل 4.18)۔³⁴ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 6 ماہی اور 3 ماہی ٹی بلز کے درمیان اوسط میعاد پر یقین بڑھ کر 23 بی پی ایس ہو گیا جبکہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں 8 بی پی ایس تھا۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران،

³⁴ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں 6 ماہی ایم ٹی بلز تا طبع شرح اوسط 36 بی پی ایس بلند رہی۔

³⁵ تفصیل کے لیے دیکھیے باب 3۔

م 20ء	م 21ء	سہ 1 م 21ء	سہ 2 م 21ء	سہ 3 م 21ء	
3,049.2	3,611.7	1,912.6	2,499.5	-800.4	الف- سرکاری بیرونی قرضہ (2+1)
2,259.9	3,657.8	1,988.0	2,625.3	-955.5	1- حکومت کے بیرونی قرضے
835.0	4,366.5	2,358.1	2,881.4	-872.9	(i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)
-449.2	-486.2	278.4	343.9	-1,108.5	بیس کلب
1,072.4	1,823.3	1,487.3	779.9	-443.9	کثیر فریقی
646.2	1,294.7	984.0	190.5	120.2	دیگر وطنی
-1,000.0	0.0	0.0	0.0	0.0	یورو/اسکوک عالمی بانڈز
498.6	1,092.2	-425.5	1,366.3	151.4	تجارتی قرضے
41.0	251.9	23.3	73.0	155.6	ملکی کرنسی تسکات (بی آئی بی)
0.0	382.1	0.5	128.0	253.5	نیا پاکستان سرٹیفکیٹ
26.0	8.6	10.0	-0.2	-1.2	دیگر
1,424.9	-708.7	-370.0	-256.1	-82.6	ii- گھل مدتی (ایک سال سے کم)
279.8	-363.4	-303.7	64.9	-124.6	کثیر فریقی *
1,345.4	-203.8	-39.9	-206.0	42.1	ملکی کرنسی تسکات
-200.3	-141.5	-26.5	-115.0	0.0	تجارتی قرضے
789.3	-46.2	-75.4	-125.8	155.1	2- آئی ایم ایف سے
1,424.9	581.5	65.6	67.3	448.5	i- وفاقی حکومت
-635.5	-627.7	-141.1	-193.1	-293.5	ii- مرکزی بینک
-617.1	-1,212.8	-859.3	228.9	-582.3	ب- زرمبادلہ واجبات

ماخذ: اسٹیٹ بینک

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

مارچ 2021ء کے اختتام تک پاکستان کا سرکاری بیرونی قرض 81.6 ارب ڈالر تک جا پہنچا، جو جون 2020ء کے اواخر میں اس کی صورت حال کے مقابلے میں 4.6 فیصد زائد تھا۔³⁸ مضبوط ترسیلات زراور قرض کی واپسی کی معطلی

عرصیتوں پر پرکشش خطرے سے پاک منافع کی پیشکش کرتے ہیں۔ یہ روایتی اور شریعت سے ہم آہنگ دونوں ہی ورژن میں دستیاب ہیں اور ان کا انتظام اسٹیٹ بینک آف پاکستان سنبھالتا ہے۔³⁶ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران حکومت نے این پی سیز کے ذریعے 18.2 ارب روپے مالیت کے فنڈز جمع کیے۔³⁷

³⁶ پبلک ڈیبت ایکٹ 1944ء کے تحت وضع کردہ این پی سی روڈ 2020ء کے تحت نیا پاکستان سرٹیفکیٹ (این پی سی) حکومت پاکستان کی جانب سے ڈیجیٹل طور پر پیش کیا جانے والا مستقل تمسک آمدنی ہے۔ یہ ریاستی تمسک ہے جو ڈالر اور روپیہ مالیت میں پورے اعتماد کے ساتھ حکومت پاکستان کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔ این پی سیز پانچ عرصیتوں کے لیے دستیاب ہیں، یعنی 3 ماہ، 6 ماہ، 12 ماہ، 3 سال اور 5 سال۔ قومی شناختی کارڈ (این آئی سی او پی) یا پاکستان اور بجن کارڈ (بی آئی سی) کے حامل غیر مقیم پاکستانی، اور مقیم پاکستانی جو اپنے بیرون ملک اثاثے ظاہر کر چکے ہیں، اپنے، فارن کرنسی ویلیو اکاؤنٹ (ایف سی وی اے) اور غیر مقیم پاکستانی اپنے روپی ویلیو اکاؤنٹ (این آئی سی او پی) کو روڈن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) کے طور پر ایجنٹ بینکوں کے ذریعے این پی سیز میں سرمایہ کاری کے اہل ہیں۔ این پی سیز میں سرمایہ کاری کے لیے 11 ایجنٹ بینکوں میں سے کسی میں روڈن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کھولنا لازمی ہے۔ مقیم افراد کے پاس این پی سیز ملکی قرضوں کا حصہ ہیں جبکہ غیر مقیم افراد کے پاس موجود این پی سیز بیرونی قرض کا حصہ ہیں۔

³⁷ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان (https://www.sbp.org.pk/ecodata/D-Debt-Liabilities.pdf)

³⁸ آخر مارچ 2021ء تک ملک کے زرمبادلہ واجبات 8.7 ارب ڈالر تک جا پہنچے، جو جون 2020ء کی صورت حال سے 12.3 فیصد کم ہے۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 4.12: مارچ جولائی کے دوران موصولہ رقوم بلحاظ عطیہ کنندہ

ارب ڈالر

م س 20ء	م س 21ء	
1.8	3.1	1- کمرشل ذرائع
4.8	3.3	2- کثیر فریقی اور دو طرفہ ذرائع
		جس میں
2.2	1.2	ایشیائی ترقیاتی بینک
0.3	0.9	عالمی بینک
0.8	0.5	اسلامی ترقیاتی بینک
1.5	0.7	دیگر کثیر فریقی
0.1	1.0	3. دیگر
6.7	7.4	کل موصولہ رقوم (1+2+3)*

* آئی ایم ایف، پاکستان نائڈ سرٹیفکیٹ، نیا پاکستان سرٹیفکیٹ اور حکومتی تمسکات میں غیر مقیم افراد کی سرمایہ کاری سے موصولہ رقوم کے علاوہ۔
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت فراہم کردہ امداد کے ساتھ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری سے مالی سال 21ء میں بیرونی مالکاری کی ضروریات کو نسبتاً پست رکھا (پاکس 4.1)۔ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے تقریباً 1.1 ارب ڈالر کے نو قدر پیمائی نقصانات نے ڈالر کے لحاظ سے بیرونی قرضوں کو بڑھا دیا۔ نو قدر پیمائی نقصانات کا نصف امریکی ڈالر کے مقابلے میں خصوصی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کی قدر میں اضافے کی وجہ سے تھا۔ نو قدر پیمائی اثر کو نکال دیں تو، بیرونی قرضوں میں اضافہ کافی کم ہو سکتا تھا۔

سہ ماہی تجویز سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران اضافہ درج کرنے کے بعد مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں 0.8 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔³⁹ دوران سہ ماہی طویل مدتی اور قلیل مدتی دونوں قرضوں کا اسٹاک گھٹ گیا، جس کی بنیادی وجہ کثیر فریقی ڈونرز کو کی جانے والی دائیگیائیں تھیں۔ اس کمی نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران این پی سیز سے حاصل ہونے والی آمدنی اور حکومتی تمسکات میں غیر ملکی سرمایہ کاری سے ہونے والے اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا (جدول 4.11)۔

جدول 4.13: پاکستان کے بیرونی قرضے کی ادائیگی - اصل رقم

ملین ڈالر

جولائی تا مارچ م س 20ء	جولائی تا مارچ م س 21ء	سہ ماہ 1 م س 21ء	سہ ماہ 2 م س 21ء	سہ ماہ 3 م س 21ء	
4,839.9	4,402.4	1,423.5	1,381.1	1,597.9	1- سرکاری قرضہ (الف+ب)
4,302.3	3,624.2	1,170.2	1,078.5	1,375.5	الف- حکومتی قرضہ
371.3	4.7	0	4.7	0	بیرس کلب
1,148.8	1,216.2	442.7	319.1	454.4	کثیر فریقی
386.5	85.7	70	4.7	11.1	دیگر دو طرفہ
1,000.0	0.0	0	0	0	یوروا سکوک عالمی ہانڈز
1,395.0	2,317.5	657.5	750.0	910.0	کمرشل قرضے
537.6	778.0	253.3	302.6	222.4	ب- آئی ایم ایف کو
500.0	3,000.0	1,000.0	1,000.0	1,000.0	2- زرمبادلہ واجبات
					یادداشتی اجزا
696.6	744.9	272.3	154.5	318.1	قلیل مدتی حکومتی قرضے

ماخذ: اسٹیٹ بینک

³⁹ م س 21ء کی تیسری سہ ماہی میں زرمبادلہ کے واجبات میں 0.6 ارب ڈالر کمی آئی۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

تھی، کی ادائیگی کے لیے کمرشل قرض گریڈوں کی شکل میں تھا۔ دریں اثنا، جاری ترقیاتی منصوبوں کے لیے مجموعی قرضوں کی آمد میں اعانت میزانیہ اور منصوبے میں امداد کا 18 فیصد اور 20 فیصد حصہ تھا۔ کثیر فریقی اور دو طرفہ ذرائع کو زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً 3.3 ارب ڈالر کی ادائیگی کی گئی جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک کا حصہ سب سے زیادہ تھا (جدول 4.12)۔ ایک اور اہم پیشرفت تین سال سے زائد عرصے کے بعد بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں پاکستان کا دوبارہ داخلہ تھا۔⁴³

دیاستی قرضے کی واپسی

زیر جائزہ مدت کے دوران ملک نے 5.1 ارب ڈالر مالیت کے ریاستی قرضے واپس کر دیے (جدول 4.13)،⁴⁴ جبکہ کثیر فریقی ذرائع کو بیر ونی قرضوں کی واپسی تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر برقرار رہی، تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران دو طرفہ ذرائع کو ادائیگی میں سست روی درج کی گئی، جس کی بنیادی وجہ ڈی ایس ایس آئی کے تحت قرضوں میں فراہم کردہ سہولت ہے۔ مزید برآں، زر مبادلہ کے واجبات کے ذخیرے میں 3.0 ارب ڈالر کی خالص کمی دیکھی گئی۔ پاکستان نے ہر سہ ماہی میں 1.0 ارب ڈالر واپس کیے۔

بیرونی قرض کے خاکہ عرصیت میں بہتری آئی ہے

بیرونی قرضوں کی ترکیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بیرونی قرضے کے ذخیرے میں ہونے والا تمام اضافہ طویل مدتی قرض کے ذریعے پورا کیا گیا تھا (جدول 4.11)۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران ملک نے اپنا 0.7 ارب ڈالر مالیت کا قلیل مدتی قرض ادا کر دیا جس نے خاکہ عرصیت کو بہتر بنایا۔

طویل مدتی حکومتی تسکات میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا، جو سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بنانے کے لحاظ سے سازگار ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران، غیر مقیم افراد کی جانب سے لیے گئے این پی سیز کے ذریعے جمع کیے گئے فنڈ 0.4 ارب ڈالر ہے۔ این پی سیز کے تحت زیادہ تر آمدنی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ہوئی۔⁴⁰

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران مجموعی قرضے 7.4 ارب ڈالر درج کیے گئے، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.7 ارب ڈالر تھے۔⁴¹ ان ادائیگیوں کا ایک بڑا حصہ (42 فیصد) غیر ملکی کمرشل قرضے جن کی عرصیت مکمل ہو رہی

بکس 4.1: قرض کی واپسی کی معطلی کا اقدام۔ پاکستان کے مالیاتی شعبے اور قرض کی اصابت کے اظہاروں کے لیے مضمرات

ترقی پذیر ممالک کو کووڈ کی وبائی بیماری کے منفی اثر کے انتظام میں مدد کے مقصد سے عالمی بینک اور آئی ایم ایف نے جی 20 ممالک پر زور دیا کہ وہ اپریل 2020ء میں قرض کی واپسی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کریں۔ تمام 73 ممالک اپنے سرکاری دو طرفہ قرض گاروں کے واجب الادا قرضوں کی واپسی کی عارضی معطلی کے اہل ہیں۔ معطلی کی مدت میں، جو اصل میں 31 دسمبر 2020ء کو ختم ہونے والی تھی، دسمبر 2021ء تک توسیع کر دی گئی۔⁴⁵ اس اقدام کے تحت، قرضے کی اصل منسوختی کے بجائے قرضوں کی واپسی کو مختصر مدت کے لیے مؤخر کر دیا گیا۔ نو تشکیل شدہ ذراصل اور سودی رقم کی ادائیگی کی مدت 4 تا 6 برس ہے۔

⁴⁰ www.sbp.org.pk/NPC-/page-npc.html

⁴¹ وزارت اقتصادی امور کے اس لنک پر دستیاب ہے:

www.ead.gov.pk/SiteImage/Publication/BulletinMarch2020-21with%20Annexure1.pdf

⁴² اس میں آئی ایم ایف، پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ، نیپا پاکستان سرٹیفکیٹ اور سرکاری تسکات میں غیر مقیم افراد کی سرمایہ کاری سے موصولہ رقم شامل نہیں ہیں۔

⁴³ اجراء اصل رقم اپریل 2021ء کے دوران موصول ہوئیں، اس لیے م س 21ء کی تیسری سہ ماہی کے بیرونی قرضوں کے اعداد و شمار میں منعکس نہیں ہیں۔

⁴⁴ بشمول حکومت کا قلیل مدتی قرضہ

⁴⁵ ماخذ: worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative:

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

پاکستان بھی مئی 2020ء اور دسمبر 2020ء کے درمیان کی جانے والی ادائیگیوں کے لیے دو طرفہ سرکاری قرض پر سود اور زراصل دونوں کی ادائیگی کے التوا کا اہل تھا۔⁴⁶ مطلق لحاظ سے، ڈی ایس ایس آئی نے پاکستان کو تقریباً 3.7 ارب ڈالر کی عارضی مدد فراہم کی ہے، جس میں سے ایک تہائی امداد چین سے حاصل کی گئی ہے (شکل 4.1.1)۔ پہلے دو مراحل (مئی تا دسمبر 2020ء) اور (جنوری تا جون 2021ء) کے تحت امدادی رقم تقریباً 2.7 ارب ڈالر تھی؛⁴⁷ تیسرے مرحلے کے تحت (جولائی تا دسمبر 2021ء) تقریباً 1.0 ارب ڈالر رہنے کی توقع ہے۔ جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر، ڈی ایس ایس آئی کے تحت 0.9 فیصد کی کمائنہ بچت فراہم کی گئی ہیں۔

جدول: 4.1.1: قرضے کی پائیداری کے اظہاریوں پر ڈی ایس ایس آئی کے اثرات

یونٹ	شش ماہ 19ء	شش ماہ 20ء	شش ماہ 19ء	شش ماہ 20ء	شش ماہ 21ء*
ار ب ڈالر	1.0	1.1	1.1	0.9	0.7
تناسب (فیصد)	13.3	20.6	18.6	22.4	12.7
تناسب (فیصد)	31.1	46.5	42.3	57.7	33.7

* ڈی ایس ایس آئی کا پہلا مرحلہ * اصل رقم کی واپسی

اہم بات یہ ہے کہ ملک کے مالیاتی کھاتوں کے ساتھ ساتھ بیرونی قرضوں کی اصابت کے اظہاریوں پر بھی ڈی ایس ایس آئی کے مثبت مضمرات ہیں۔ اول، بیرونی قرضوں پر مارک اپ ادائیگیوں کے التوا سے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران، جی ڈی پی میں تقریباً 0.09 فیصد اور مالی سال 22ء میں مزید 0.08 فیصد تک کمی کا امکان ہے۔⁴⁸

اس سے حکومت کی مجموعی مالکاری کی ضروریات اور اس کے ساتھ ہی عوام پر اس رقم سے پڑنے والے بوجھ میں کمی آئی ہے۔ دوم، اس عارضی سہولت کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ بھی کم ہو گیا ہے۔ اسے بیرونی قرضوں کی واپسی اور برآمدات میں کے تناسب میں بہتری سے دیکھا جاسکتا ہے، جو بڑھ کر 34 فیصد ہو گئیں (جدول 4.1.1)۔ اس مدد کی عدم موجودگی میں، ملک کی برآمدی آمدنی 49 فیصد حصہ بیرونی قرض کی واپسی میں چلا جاتا۔ اسی طرح، ڈی ایس ایس آئی کے تحت فراہم کردہ امداد کی وجہ سے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ آمدنی اور بیرونی قرض کی واپسی کی شرح کے تناسب میں بہتری آئی ہے۔

تاہم، مؤخر ادائیگیوں کی سہولت 2024ء کے بعد ختم ہو جائے گی۔ یہ ضروری ہے کہ ملکی برآمدی اساس میں تنوع اور بلا قرض سرمائے کی آمد کو مستحکم کرنے کے لیے ساختی اصلاحات کو تیز کیا جائے تاکہ وسط مدت میں بیرونی قرضوں کی واپسی کے لیے زرمبادلہ کی آمد کے مستحکم سلسلے کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) سے ملنے والی رقم بیرونی قرضوں کی اصابت کے لیے بہتر ہیں۔

⁴⁶ آئی ایم ایف - ڈی بیو جی جی کے اسٹاف نوٹ بتاریخ اکتوبر 2020ء، بعنوان "قرض معطلی کا سہولتی اقدام"، کے مطابق "دو طرفہ رسمی قرض گیر کمپنی تا 31 دسمبر 2020ء تک قرضوں کی اصل رقم اور سودی ادائیگیاں معطل" کرنے کے لیے پر عزم تھے۔ اہل ممالک کے لیے قرضوں کی ادائیگی کے اس اقدام کو جون 2021ء تک توسیع دیدی گئی۔

(ماخذ: worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative)

⁴⁷ اقتصاد امور ڈویژن (ای اے ڈی) کی پریس ریلیز بعنوان، "قرضے کی معطلی کا اقدام کے دوسرے دور کے لیے حکومت پاکستان کے پیرس کلب ممالک کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط"، جو ای اے ڈی کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

⁴⁸ ڈی ایس ایس آئی کے تحت، بیرونی قرضوں پر پاکستان کی مارک اپ ادائیگیاں ملتوی کر دی گئی ہیں۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مارک اپ ادائیگی کا تخمینہ 29 ارب روپے لگایا گیا تھا۔ اگر ملک کو یہ رقم مالی سال 21ء کے دوران ادا کرنا ہوتی تو، ملک کے مجموعی اخراجات اور اس کے نتیجے میں مالی خسارہ جی ڈی پی کا 0.09 فیصد بڑھ جاتا۔ تاہم اس امداد کی وجہ سے، اس خسارے کا جی ڈی پی کے 0.09 فیصد تک کم ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔